غزہ کا واحد جواب: لا الہ الاّ اللہ محمدؐ رسول اللہ (ڈینش سے ترجمہ)

غزہ کے مسلمان موت کا سامنا بھی بڑے فخر سے کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ یہ قابلِ تعریف منظر دنیا کے لاکھوں لوگوں نے دیکھا: غزہ کے نوجوان اور بوڑھے جو کہ سڑکوں پر زخمی حالت میں لیٹے ہوئے ہیں اور جو کہ اپنی یقینی موت سے ملنے جا رہے ہیں۔۔۔اس کے باوجود کوئی سفید جھنڈی نہیں دکھائی دی ۔۔۔۔نہ ہی ہمت ہارنے کے کوئی شواہد نظر آ رہے ہیں۔۔۔اور نہ مایوسی والی کوئی بات دیکھنے کو مل رہی ہے۔۔۔بلکہ زخمی لوگ، نوجوان اور بوڑھے، اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے، کلمہ شہادت کا اعلان کرتے نظر آ رہے ہیں، اور ایک عزم کے ساتھ جسے روئے زمین پر کوئی ریاست یا ظالم نہیں توڑ سکتا۔ یہ سب کچھ یہودی ریاست کی ان بزدلانہ اور مجرمانہ کوششوں کے باوجود ہے، کہ جن میں یہودی جنگی بحری جہازوں، جنگی طیاروں اور ٹینکز کے پیچھے چھپ رہے ہیں۔ عین اللہ تعالیٰ کی اس فرمان کے مطابق:

﴿لا يقاتلونكم جميعا إلا في قرى محصنة أو من ورآء جدر﴾

(یہ سب مل کر بھی تم سے نہیں لڑ سکتے، ہاں یہ اور بات ہے کہ قلعہ بند مقامات میں ہوں یا دیواروں کی آڑ میں ہوں) سورۃ حشر: ۱۴

ایک سال سے زائد بائیکٹ کا نشانہ بننے کے باوجود بھی، غزہ کے مسلمان ظالم یہودی اکائی کے سامنے سرنگوں نہیں ہوئے، اگرچہ یہ ایک ایسا بائیکٹ ہے جس نے وہاں کے لاکھوں مسلمانوں کو خراب روٹیاں، کوڑے سے ملا ہوا کھانا اور مویشیوں کا کھایا جانے والا گھاس، کھانے پر مجبور کیا ہوا ہے۔ باوجو یکہ وہ اس انتہائی بری حالت میں رہے، ان کے فخریہ چہروں پر ذرہ برابر بھی ذلت کے آثار نظر نہیں آ رہے۔ شہادت کی انگلی آسمان کی جانب کرتے ہوئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ فلسطین کے مسلمان کبھی بھی یہودی اکائی، امریکا اور عرب حکمرانوں کی خواہشات کے تابع نہ ہونگے۔ شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ غزہ کے مسلمان اپنا سر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکاتے ہیں۔ فلسطین کے مسلمانوں نے کبھی اس ظالم یہودی اکائی کے وجود کے حق کو تسلیم کیا ہے اور نہ ہی کبھی کرینگے۔ وہ تو پہلے سے ایک ایسے غیر انسانی بائیکٹ کا نشانہ بنائے جا چکے ہیں جو موت سے بھی بدتر ہے، پھر یہودی اکائی کا اس خوش فہمی کا شکار ہونا کہ میزائل حملوں کے ذریعے ''اسرائیل'' کو تسلیم کروا لیا جائے گا، غالباً یہودی اکائی کی جانب سے ایک شکست کا اعلان ہے۔ اس مجرمانہ اکائی کی یہ توقع تھی کہ ایک سال بغیر دوا، کھانے، پانی اور بجلی کا بائیکٹ، فلسطین کے مسلمانوں کو جھکا دے گا۔ لیکن اس کے بالکل برعکس ہوا: ہم سب اس وقت اس بات پر شاہد ہیں کہ ان کی ثابت قدمی اور پرعزم آواز دنیا کے ہر کونے تک پہنچ چکی ہے۔ ان کے اس پرعزم موقف نے ساری دنیا کے مسلمانوں کو اس امر پر آمادہ کیا ہے کہ اب وہ مزید اپنے غدار حکمرانوں کے سامنے خاموشی اختیار نہ کریں۔

مثال کے طور پر مصر میں ہم ایک غیر طبعی اور خوشگوار منظر دیکھ رہے ہیں جہاں پر عوام بین اقوامی میڈیا سے گفتگو کے دوران مصر کے ظالم حکمران حسنی مبارک کی کھلی مذمت اور اس کے یہودی اکائی کے ساتھ تعاون کی سازش کو بے نقاب کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ یہ اس بات کی ایک نشانی ہے کہ امتِ مسلمہ اب ان بزدل حکمرانوں اور کھوکھلی حکومتوں سے مزید خائف نہیں رہی۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ امتِ مسلمہ وھن سے نجات پا رہی ہے، یعنی زندگی سے محبت اور موت سے بغض۔ بالفاظِ دیگر، ایسی نشانیاں منظرِ عام پر آ رہی ہیں جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ یہ حکومتیں، جو ساٹھ برس سے یہودی اکائی کو تحفظ دے رہی ہیں، اب اپنی نقاہت کے انجام کو پہنچ چکی ہیں۔ اور بھلا امت کیوں ان حکمرانوں کے خلاف اپنی آواز بلند نہ کرے؟ آخر کیوں مسلمان ان حکومتوں کے تختوں کو نہ الٹیں جو کہ لاکھوں کے امریکی اور روسی ہتھیار خریدتے ہیں لیکن انہیں فقط فوجی نمود و نمائش یا عوامی مظاہروں پر کریک ڈاؤن کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے؟ بھلا کیوں ان حکمرانوں کی قبر نہ کھودی جائے تا کہ انہیں ان کی مستحق سزا کے لئے روانہ کیا جائے جبکہ یہودی ریاست میزائل برساتی ہے اور یہ حکمران ایک مذمت تک کرنے سے گھبراتے ہیں؟ آیئے دیکھتے ہیں کہ یہودی ریاست کی غزہ پر چڑھائی پر ان غداروں کا ''ردعمل'' کیا رہا۔۔۔وہ حملے جواب تک جاری ہیں:

ان میں سے بعض حکمرانوں نے، جیسا کہ مصری حکومت نے، ''اسرائیل'' کے ''سِولین ٹارگٹز'' پر تنقید کی۔ غزہ میں میزائل حملوں سے ۴۸ گھنٹوں قبل، اسی حکومت (کے نمائندوں) کی یہودی ریاست کی وزیر خارجہ کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ یہاں اخبار ''القدس'' نے یہ بے نقاب کیا کہ ملاقات کے دوران اس اسٹریٹیجی پر بحث

ہوئی کہ جسے غزہ پر حملے میں استعمال میں لایا جائے۔ اس بات کی تصدیق واشنگٹن سے ہوتی ہے جہاں وائٹ ہاؤس نے یہ بیان دیا:
''امریکا اسرائیل سے تاکید کرتا ہے کہ وہ سویلین ٹارگٹز سے گریز کرے''۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ یہودی ریاست اپنی جارحیت کو جاری رکھے لیکن یہ کوشش ہو کہ بہت زیادہ ''عام شہری'' نہ مارے جائیں۔ نیز یہودی اخبار ''Yedioth'' نے یہ شائع کیا ہے کہ یہودی ریاست کی وزیر خارجہ نے کئی دنوں سے عرب اور مغربی ممالک کو یہ پیغام دے دیا ہوا ہے کہ غزہ پر عنقریب حملہ کیا جائے گا۔ دیگر حکومتیں، جیسا کہ یمنی حکومت، یہ چاہتی ہے کہ عرب لیگ ایک کانفرنس منعقد کرے جس میں غزہ کے حالات پر ''بحث و تمحیص'' کی جائے۔ سیریا کا صدر غزہ کے حالات کی ایک ''تحقیق'' چاہتا ہے (۳۱۰ ہلاک اور ۸۰۰ سے زائد زخمی اس بزدل کے لئے کیا کافی معلومات نہیں ہے؟)۔ اردنی اور سعودی حکومتوں نے دیگر عرب ممالک سے ''رابطہ'' کیا ہے۔

علاوہ ازیں ہم نے حالیہ دیکھا کہ کس طرح ترکی کے وزیر اعظم طیب اردوغان اور منافق صدر عبداللہ گل نے یہودی ریاست کے وزیر اعظم کے ساتھ ایک خفیہ نوعیت کی ملاقات کی جو کہ کئی گھنٹوں پر محیط تھی، اور جس میں یہودی ریاست کے ساتھ ''امن'' کی بات ہوئی۔ یہ اس کے باوجود یکہ سب جانتے ہیں کہ امن ممکن ہی نہیں جب تک اس یہودی اکائی کا وجود باقی ہے۔ جب اردوغان اور گل ''اسرائیل'' کے ساتھ ''امن'' کی بات کرتے ہیں، تو اس سے ان کی مراد ''اسرائیل کی سرحدوں کو تحفظ دینا'' ہے، کیونکہ دونوں نے اپنی امریکی وفاداری کو کئی مرتبہ ثابت کیا ہے۔ ایران نے ایک بحری جہاز میں کھانا بھیجا ہے۔۔۔۔ پہلے یہ ''اسرائیل'' کو دنیا کے نقشے سے مٹانے کی بات کر رہا تھا، اور اب جبکہ فلسطین کے مسلمان مدد کے لئے پکار رہے ہیں تو یہ کھانے کا ایک بحری جہاز بھیجتا ہے۔ شاید جمہوریہ ایران کو اس بات کا خدشہ لاحق ہے کہ یہودی ریاست کے میزائیل کہیں مسلمانوں کو خالی پیٹ نہ لگ جائیں! لیکن انہیں اللہ تعالیٰ کا زیادہ خوف ہونا چاہئے جبکہ وہ ہر اعلیٰ فوجی کمانڈر کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ اس یہودی ریاست اور عرب حکمرانوں کا خاتمہ کرے کیونکہ ان کے پاس اس کی استطاعت موجود ہے۔ ایرانی حکومت کو خالی دھمکیاں دینی چاہئیں اور نہ ہی کھانوں کے بحری جہاز بھیجنے چاہئیں۔ اگر وہ فلسطین میں کچھ بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ فوج، ایرانی بحریہ اور جنگی طیارے ہوں جو کہ اس حیوانی یہودی اکائی کو ہمیشہ کے لئے ہٹا دیں۔ یہی اللہ کا حکم ہے:

﴿و إن استنصروكم في الدين فعليكم النصر﴾

(اگر وہ تم سے دین کے بارے میں مدد طلب کریں تو تم پر مدد کرنا لازم ہے) سورۃ الانفال:۷۲

یہ پہلی مرتبہ نہیں کہ ان حکومتوں کی طرف سے غداری اور بزدلی کا اظہار ہوا ہے، اور آخری مرتبہ تب ہی ہوگا جبکہ امت انہیں ہٹا دے۔ سابقہ تاریخ میں بھی، رسول اللہ ﷺ کے دور میں، یہودیوں نے مسلمانوں کو اپنی جارحیت کا نشانہ بنایا تھا، انہوں نے معاہدے بھی توڑے جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئے تھے، اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں بھی کیں، مگر رسول اللہ ﷺ کا ردعمل عربوں اجلاس منعقد کرنا یا مذمت کرنا یا مذمت کی درخواست منظور کرانا نہ تھا۔ اس کے برعکس آپ ﷺ نے ان یہودیوں کو سزا دی اور مسلمانوں کو ان کے خطرے سے نجات دلائی۔ قرآن نے یہودیوں کے بارے میں ایک قصہ کو محفوظ کیا ہے تا کہ مسلمان اس سے سبق حاصل کر سکیں۔ اس میں یہودی قبیلہ بنی نضیر کا بیان ہوا ہے جو مسلمانوں کے خلاف ایک سازش میں شریک ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے مدینہ سے نکالا، بالکل جیسا کہ انشاء اللہ یہودی قابضوں کو خلافت فلسطین سے ملک بدر کرے گی۔ یوں لگتا ہے کہ مندرجہ ذیل آیتِ مبارکہ عین وضاحت کے ساتھ موجودہ حالت کو بیان کر رہی ہے، اور اسے بھی جو اللہ کی اجازت سے فلسطین میں ہوگا، جو کہ مسلمانوں کے لئے ایک بشارت ہے:

﴿هو الذي أخرج الذين كفروا من أهل الكتاب من ديارهم لأول الحشر ما ظننتم
أن يخرجوا و ظنوا أنهم مانعتهم حصونهم من الله فأتاهم الله من حيث لم يحتسبوا و قذف
في قلوبهم الرعب يخربون بيوتهم بأيديهم و أيدي المؤمنين فاعتبروا يأولي الأبصار﴾

(وہی ہے جس نے اہلِ کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا تمہارا گمان (بھی) نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خود بھی سمجھ رہے تھے کہ ان کے (سنگین) قلعے انہیں اللہ (کے عذاب) سے بچالیں گے، پس ان پر اللہ کا عذاب ایسی جگہ سے آپڑا کہ انہیں گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں اللہ نے رعب ڈال دیا، وہ اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں سے اجاڑ رہے تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں (برباد کروا رہے تھے) پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو) سورۃ حشر:۲